سندھی ہندو سیرت نگار

مدثر نواز مغل*

Abstract

The people of Sindh throughout history remain always very tolerate with one another personal belief. In this context the first person who write down the biography of Prophet Muhammad (PBUH) in Sindhi language was a Hindu namely Lal chand amr dino mal jugtiani, his book "Muhammad Rasoolullah P.B.U.H." published in 1911 A.D. He not only written biography but also condemn those prejudice orientalist as well as native masses against their extremes behavior on pious character and caliber of noble Prophet of Islam. He along with other few notable writers namely Jath mal pursaram guljarani "Paighmbar-i- Islam". Amar lal vasan mal hingorani "Mir Muhammad Arabi" 1947 A.D and an English book translated by Hout chand dial mal jughtyani "Isalm jo Paighabar" 1931 A.D. In this article researcher highlights their work along with their brief life sketch.

KEYWORDS: *Sirah writing, Sindh, Hindu.*

اللہ رب العزت نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفی ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کی رحمت کا دائرہ صرف مسلمانوں ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ غیر مسلم بھی آپ کی رحمت کے سائبان میں پناہ لیتے ہیں یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ نبی مکرم ﷺ کی تعریف و توصیف میں نعت نگاری کا شرف حاصل کرنے والوں میں غیر مسلموں کی ایک کثیر تعداد ہے۔

نعت نگاری کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں نے سیرت نبوی ﷺ پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ تاریخ کے صفحات میں یہودیوں اور عیسائیوں کے علاوہ ایک معقول تعداد ایسے ہندو سیرت نگاروں کی بھی نظر آتی ہے جنھوں نے تذکرہ رسولِ عربی ﷺ کے ذریعے اپنی تحریر کی حرمت میں اضافہ کیا ہے۔ زیر نظر مقالے میں ایسے ہی چند سندھی ہندو مصنفین کو

* مدثر نواز مغل، ریسرچ اسکالر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی، کراچی۔

موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

ا۔ لعل چند امر دنو جگتیانی یا سندھی ہندو سیرت نگار

حیدر آباد سندھ میں ۲۵ جنوری ۱۸۸۵ء کو پیدا ہوئے۔ ہیر انند اکیڈمی سے میٹرک کیا۔ (۱) جگتیانی اصل میں پنجاب کے رہنے والے ہیں جو سندھ میں نقل مکانی کر کے پہنچے تھے اس لیے سندھی پنجابی کہلاتے ہیں اور اپنے جد اعلیٰ سیٹھ جگتراءِ کے نام کی وجہ سے جگتیانی کہلاتے ہیں۔ اس نسل سے میروں (ٹالپر فرمانروا حکومت) کی حکومت کے دوران سیٹھ چاندومل مشہور ہوا جو میروں کو ہیرے جواہرات بیچتا تھا اس لیے وہ "میروں کا جوہری" کے لقب سے بھی جانا جاتا تھا۔ (۲) جدید سندھی ادب میں تین سندھی ہندو ادیب کبھی فراموش نہیں ہو سکتے۔ جیٹھمل پرسرام گلبرانی، بھیرومل مہرچند آدوانی اور لعل چند امر دنو جگتیانی۔ (۳) حکمت خداوندی کہیں یا قسمت کی خوبی، کہ ایک ہندو ادیب لعل چند امر دنو مل سندھی ہندوؤں میں وہ پہلے ادیب ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر پہلی مرتبہ نثر میں کتاب لکھ کر چھپوائی۔

مستشرقین نے جب سر زمین سندھ میں علمی مجالس کی بنیاد رکھی اور ڈاکٹر اینی بیسنت یہاں آئے تو لعل چند امر دنو مل نے "محمدؐ جی حیاتی" کتاب لکھ کر سندھی میں پہلے سیرت نگار ہونے کی سعادت حاصل کی۔ لعل چند نے اپنی زندگی ایک معلم کی حیثیت سے شروع کی ساتھ ہی ساتھ وہ علمی دنیا سے بھی وابستہ رہے۔ وہ ایک بلند پایہ ادیب، اور صاحبِ طرز نثر نویس کی حیثیت سے سندھی زبان کے محسنین میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر اینی بیسنت کی تھیاسافیکل سوسائٹی نے ان کی عالمانہ خصوصیات کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کیا۔ (۴)

لعل چند سپک زبان کے ماہر تھے۔ سندھی سلیس اور سپک زبان پر خاصی قدرت رکھتے تھے۔ اپنی یادداشتوں کا ذکر کرتے ہوئے سیرت رسول ﷺ کی تمہید میں لکھتے ہیں کہ: "حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر کتاب لکھنے کے بعد ان کے دوست انھیں "لعل محمد" کہہ کر پکارتے تھے"۔ لعل چند اعلیٰ ادبی ذوق کے حامل تھے تاہم انھیں افسانوی ادب سے زیادہ دل چسپی تھی۔ ان کی ۳۰ کتابیں مشہور ہوئیں جن میں سے۔ **سون وریون دلیون، سچ تاں صدقی، سدا گلاب، چودهیں جو چنڈ، شاهانو شاه، سچل سونهارو، پهلن مٹھ، عمر مارئی، سهنی میهار، کشنی جا کشت، بی رنگی باغ جا گل، دکهن بهری زندگی، شاعرانه گل**۔ سون وریون دلیون ترجمہ ہے اس کے علاوہ پھلن مٹھ میں انھوں نے اپنے مضامین کو جمع کیا ہے۔ (۵)

لعل چند کا اہل سندھ پر ایک اور احسان یہ بھی ہے کہ سن ۱۹۱۴ء میں سندھی ساہت گھر کی بنیاد رکھی جس نے آگے چل کر بہت سارے مفید رسالے نکالے جس سے سندھی ادب کو بہت زیادہ تقویت ملی۔ (۶) انھوں نے ۱۹۴۰ء کے عشرے میں سندھی ادب کے لیے مرکزی صلاح کار بورڈ کے اسسٹنٹ سیکریٹری کے طور پر بھی فرائض بھی انجام دیے اوراس منصب پر فائز ہونے کے بعد لغت کے کام کے لیے جب کمیٹی بنی تو اس کے بھی فعال رکن رہے۔ ۱۹۲۲ء میں

کانگریس ہلچل تحریک کے دوران جیل میں بھی رہے۔ مہران رسالے سے بھی ۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۱ء تک وابستہ رہے۔ (۷)

لعل چند کی زندگی کا سب سے زیادہ تلخ ترین فیصلہ جس پر ساری زندگی وہ ذہنی اضطراب اور رنج والم میں مبتلا رہے، وہ یہ تھا کہ تقسیم برصغیر کے بعد سندھ سے بھارت چلے گئے مگر ان کی یہ خواہش تاعمر رہی کہ دونوں ممالک کے سندھی ہمیشہ علمی، ادبی اور ثقافتی میدان میں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک رہیں۔ (۸) لعل چند کی لکھی ہوئی کتاب "محمد رسول اللہ ﷺ "سب سے پہلے ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد ۲۰۰۴ء میں اس کو پھر سے سندھی ساہت اکیڈمی حیدرآباد نے شائع کیا ہے۔ ان کی کتاب کیونکہ قدیم سندھی متروک الفاظ میں لکھی ہوئی تھی اس لیے منور علی بٹ نے اسے جدید رسم الخط میں بھی تحریر کر دیا ہے۔ سندھ کے یہ مایۂ ناز فرزند تقسیم ہند کے وقت ہندوستان کی سرزمین پر چلے تو گئے لیکن سندھی زبان وادب سے ہمیشہ وابستہ رہے سندھ کی مٹی کی محبت ہمیشہ ان کے دل میں رہی۔ ۱۸/اپریل ۱۹۵۴ء کو بھارت میں انتقال ہوا اور ان کی وصیت کے مطابق ان کی ارتھیاں ہندو رسم کے مطابق گنگا کی بجائے دریائے سندھ میں ۱۸/اپریل ۱۹۵۶ء کو ہندو مذہب کی مکمل رسموں کے ساتھ بہادی گئیں۔ (۹)

لال چند امر ڈنو مل کی مشہور کتابوں میں سر کیدارو، شاہانو شاہ، شاہانو گل ہیں۔ سدا گلاب، پھلن مٹھ، مسافری جو مزو، ہندوستان جی تاریخ، مانک موتی لعل، سچ تاں صدقی، رام بادشاہ وغیرہ شامل ہیں۔ (۱۰)

تاہم ان کا اصل اعزاز یہ ہے کہ وہ سندھی ہندو برادری کے پہلے ادیب ہیں جنھوں نے سیرت پر "محمد رسول اللہ ﷺ" کے عنوان سے کتاب تحریر کی ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ سن ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی اس کتاب کو لکھنے کا سبب لال چند خود یوں بیان کرتے ہیں کہ مسلم بچوں سے جب وہ سکول میں ان کے نبی کی حیات کے بارے میں پوچھتے تو کوئی بھی بچہ تسلی بخش جواب نہ دیتا، اس لیے انھوں نے ارادہ کیا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات پر ایک کتاب تحریر کریں۔ اس طرح وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ انھی دنوں کچھ مستشرقین کی کتابوں سے انھیں استفادے کا موقعہ میسر آیا مگر اکثر مستشرقین کی کتابوں میں تعصب اور بغض کی بو آرہی ہوتی تھی۔ لہٰذا انھوں نے خود ہی کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا اس کتاب کے لکھنے میں ان کی رہنمائی مولانا عبید اللہ سندھی، پیر جھنڈو اور سعید آباد، ضلع ہالا (اس وقت ہالا نوابشاہ ضلع میں تھا) سندھ مدرسۃ السلام کے فارسی معلم محمد علی شاہ نے کی۔ (۱۱) یہ کتاب اسی دور میں لکھی گئی جس دور میں کرسچن سوسائٹی کی جانب سے "قرآن جو بنیاد" نامی کتاب چھپی۔ اس متعصبانہ کتاب کی وجہ سے سندھ کے مسلمانوں کے دل میں انتہائی غم وغصہ پایا جاتا تھا۔

ہندوستان میں رسول کریمؐ کی شان کے خلاف لکھنے والے عیسائی اور ہندو دونوں تھے۔ ان میں سب سے پہلے جس شخص نے حضور اکرم ﷺ کے خلاف تعصب اور بغض وعناد کی آگ کتابی صورت میں لگائی وہ پادری عماد الدین پانی پتی تھا۔ اس کی کتاب کا نام "تواریخ محمدی" تھا اور یہ سن ۱۸۷۰ء میں منظر عام پر آئی اس کے بعد پنڈت دیانند سرسوتی کی کتاب "سیتاراتھ پرکاش" مطبوعہ ۱۸۸۳ء بھی اسی زہر افشانی کا نمونہ تھی۔ اس کے بعد پنڈت لیکھ رام کی ۱۸۹۷ء میں لکھی ہوئی بہت ساری کتابیں اسی بغض وعناد کا نمونہ تھیں تاہم ان بے ہودہ کتابوں کا رد لکھنے کا سلسلہ تب ہی شروع ہو گیا

تھا اور اس کام کا سہرا مولانا ثناء اللہ امر تسری کے سر ہے جنھوں نے پنڈت دیانند سرسوتی کی کتاب کا رد لکھا۔ مولانا کی کتاب کا نام تھا" حق پرکاش "، ساتھ ہی مولانا نے نامعلوم مصنف کی کتاب "رنگیلا رسول"(سن تالیف ۱۹۲۴ء) کے جواب میں مقدس رسولؐ لکھی۔ رنگیلا رسول کتاب نامی انتہائی دل آزار کتاب تھی۔ گو کہ اس کتاب کے مصنف کا قطعی طور پر تو علم نہیں لیکن زیادہ خیال یہی تھا کہ اس کا مصنف سہاشا کرشن تھا جو کہ "پرتاب" کا ایڈیٹر تھا۔ اس ۹۶ صفحات کی کتاب نے پورے برعظم کے مسلمانوں میں ایک آگ سی لگا دی۔ آخر کار غازی علم الدین نے سہاشا کرشن کو قتل کر دیا۔

ایسا نہیں کہ اس دور کے غیر مسلم مصنفین نے صرف اس قسم کی کتابیں لکھیں بلکہ اس کے برعکس کچھ معتدل مزاج شخصیات نے بر بنائے عقیدت یا بر بنائے مصلحت آنحضرتؐ کو بہت شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کی ابتدا ۱۸۹۲ء میں واشنگٹن ارونگ کی کتاب "لائف آف محمد" کے ترجمے سے ہوئی جو لالہ دلیارام گولانی نے "سوانح عمری محمدؐ" کے نام سے کیا تھا۔ یہ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل کا زمانہ ہے اب ہندوستان میں پیغمبر اسلام کی صحیح سوانح لکھنے کا رجحان غیر مسلم، شریف النفس لوگوں میں پروان چڑھ رہا تھا۔ جس کی ابتدائی بہترین مثال شردسے پرکاش کی ۱۹۰۷ء میں لکھی ہوئی کتاب "حضرت محمد صاحب، بانیٔ اسلام" ہے اس کے بعد جے۔ ایس۔ دارا کی لکھی ہوئی کتاب "رسول عربیؐ" جو کہ جنگ عظیم اول کے دوران ۱۹۱۴ء میں لکھی گئی تھی۔ لکشن پرشاد کی کتاب "عرب کا چاند (سن ۱۹۳۲ء)، پنڈت سندر لال کی کتاب "حضرت محمدؐ اور اسلام"، بابو کنج لال کی تصنیف "حضرت محمدؐ اور اسلام" رگوناتھ سہائے کی کتاب پیغمبر اسلام، گوبند رام سیٹھی شاد کی ۱۹۴۴ء میں لکھی ہوئی کتاب "چار مینار"، پروفیسر لاجپت رائے کی کتاب "حضرت محمد صاحب کی سوانح عمری" چند نمایاں امثال ہیں۔

مستقل کتابوں کے ساتھ ساتھ ہی ہندو اور سکھ افراد کے وہ مضامین بھی اہم ہیں جو انھوں نے مختلف رسائل و اخبارات میں تحریر کیے تھے۔ ان کو سید بشیر احمد نے "سرور کونینؐ۔اغیار کی نظر" نامی کتاب میں جمع کیا ہے۔ اس کتاب میں برصغیر کے نامور ہندو اور سکھ اسکالرز کے لکھے ہوئے مضامین شامل ہیں جن میں مالک رام، پنڈت گوپال کرشن، ماسٹر شنکر داس گیانی، ڈاکٹر بدھ ویر سنگھ، لالہ رام لال ورما، بی۔ ایس۔ رندھلوا رام سنگھ گیانی، موتی لال ماتھر، سوامی براج نرائن سنیاسی، پنڈت سندر لال، بھگوان داس بھگوان، لالہ دیش بندھو جی وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح ظل عباس عباسی کی کتاب "پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں" محمد حنیف یزدانی کی کتاب "محمد رسول اللہ، غیر مسلموں کی نظر میں" اہم ہیں۔ بعض جگہوں پر یقیناً ان غیر مسلم افراد کے مضامین میں کچھ کمی اور کوتاہیاں نظر آئی ہیں جو مسلم عقائد کی صحیح ترجمانی نہیں کرتیں لیکن اختلاف رائے برائے عناد نہیں تھا اس لیے اسے نظر انداز کرنا ہی بہتر تھا۔ کیونکہ بظاہر ان کی نیت صاف تھی۔ لیکن چند کتابیں ان مصنف مزاج حضرات نے اپنے ہی ہم مذہب لوگوں کے رد میں لکھیں جن میں ان افراد کی قلعی کھول کے رکھ دی جو حضور اکرم ﷺ پر بے جا اور بیہودہ الزامات عائد کرتے ہیں ان تحریروں نے صداقت گوئی کی ایک بہترین مثال قائم کی جو ان من گھڑت قصوں اور پیغمبر ﷺ کی ذات پر لگائے گئے الزامات پر ضرب کاری ہیں۔[۱۲] یہ

مشیّت الٰہی کا کرشمہ ہے کہ ایک متعصبانہ اور تاریخی حقائق سے عاری کتاب "قرآن کی تاریخ" کا جواب بھی ایک غیر مسلم ہندو نے اپنی کتاب محمد رسولؐ کی صورت میں دے کر جیسے مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھا۔ مولانا عبید اللہ سندھی اس کتاب پر رائے دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ کتاب خاصی محنت اور انصاف پسندی سے لکھی گئی ہے۔(۱۳)

لعل چند نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے ان کی تفصیل انھوں نے خود بیان کی ہے:

۱۔ "سوانح عمری حضرت محمد ﷺ" از بابو پرکاش دیو

۲۔ "صحیح البخاری" از امام محمد بن اسماعیل کا اردو ترجمہ

۳۔ مسدس ابوجھو (مولانا الطاف حسین حالی کے کلام کا سندھی منظوم ترجمہ)

اس کے علاوہ انگریزی زبان کی کتابوں میں:

4. "Saying of Muhammad" by Dr. Suharwardy

5. "Spirit of Islam" by syed ameer Ali

6. "Four Great religion" by annie Besant

7. "Life of Muhomet" by washing Irving

8. "Hero and Hero-worship" by Thomas Carlyle

اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں چھپنے کے بعد یہ کتاب جنوری ۲۰۰۷ء میں سندھی ساہت گھر حیدرآباد کی جانب سے ۲۷ صفحات میں دوبارہ شائع ہوئی۔ لال چند امر دنو مل جگتیانی نے کتاب میں جن موضوعات پر قلم اٹھایا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے: دنیا کے قدیم مذاہب، عرب کے مذاہب، حضرت رسول اقدس ﷺ کا حسب نسب اور بچپن، جوانی اور سیدہ خدیجہ سے نکاح، اولاد رسول کریم ﷺ، حجر اسود، حضرت زید بن حارث، حضور اقدس ﷺ کے مشاہدات، پہلے مسلمان، قریش کے مظالم، قریش کا حضور اقدس ﷺ کو لالچ دینا، ہجرت حبشہ، حضرت عمر کا قبول اسلام، عام الحُزن، سفر طائف، معطم بن عدی کی مروت، طفیل بن عمر ودوسی، سیدہ عائشہ سے منگنی، سیدہ سودہ سے نکاح، بیعت عقبہ اول و ثانی، واقعۂ معراج، حضور اقدس ﷺ کی ہجرت مدینۃ النبی، قریش کی سازش کہ حضور اقدس ﷺ کو شہید کیا جائے، مسجد نبوی کی بنیاد، خیرات دینے کی ترغیب، حضرت عائشہ سے عقد، حضرت علی اور رسول اللہ ﷺ کی دختر سیدہ فاطمہ کا نکاح، حضرت محمد ﷺ کی خوراک، حضور اقدس ﷺ بحیثیت رئیس مدینہ، جنگ بدر، جنگ احد، حضرت حفصہ سے نکاح، رسول اللہ ﷺ سے یہود کی بدعہدی، غزوۂ بنو مصطلق اور حضرت جویریہ سے رسول اللہ ﷺ کے نکاح کا واقعہ، غزوۂ خندق، قبیلہ یہود بنو قریظہ کی بدعہدی کی سزا، حضور اقدس ﷺ کا عمرے کی نیت سے مکہ جانے کا قصد اور قریش کی مزاحمت، صلح حدیبیہ، سفارتی خطوط، غزوۂ خیبر، حضرت ام حبیبہ سے نکاح، حضرت میمونہ سے نکاح، جنگ موتہ، قریش مکہ کی بدعہدی، فتح مکہ، بنو ہوازن اور بنو ثقیف کا حملہ، عام الوفود، غزوۂ تبوک،

قبیلہ طی سے جنگ، پورے عرب کا مشرف بہ اسلام ہونا، حجۃ الوداع، دو کذابوں کا ظہور یعنی مسیلمہ اور اسود عنسی اور آخر میں حضور اقدس ﷺ کی رحلت۔ لال چند کا نام سندھی ادب میں تو پہلے ہی بلند تھا لیکن حضور ﷺ کے حالات لکھ کر انھوں نے اپنا مرتبہ مزید بلند کر دیا۔

کتاب سے چند اقتباسات

یھودین جی انبنت

مسلمان مدینے میں آیا تنھن دینھن کھاں وٹھی یھودین کھین پائی دنو ھیکاری بھریندے ئی مسلمانن جی بدر جی لڑائی میں جیت تھی سو پچکو اچی لگن اندر ئی جلی سڑی رکھ تھی وین کن تہ وٹھی پیغمبر تے ٹوکیبازی جا قصیدہ ٹھاھیا کن وری قریشن کھے شورائن لاءِ راگ ٹھاھیا۔ محمد صاحب شب میں گھنو شرماین ائیں مٹھ محبت میں سمجھاین، پر آتاساھوا لگو اتھلیو وری بہ چرچ کھاں نہ رھیا۔ نیٹھ محمد صاحب بہ برتھی چین "ھانی مرضی آھے او ھانجی، مسلمانن سانن ئی ردبدل کئی، تہ آءٔ کو نہ جھلیندو سان پجی کھائجون۔[۱۴]

ترجمہ: یہودیوں سے کش مکش

"جس دن سے مسلمان مدینے میں آئے تھے اسی دن سے یہودیوں نے انھیں تنگ کرنا شروع کر دیا تھا اوپر سے مسلمانوں کی آتے ہی جنگ بدر میں زبردست جیت ان کے لیے وجہ تشویش بنی ہوئی تھی۔ ان کے اندر آگ لگی ہوئی تھی ان میں سے کچھ نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازیبا قصیدے لکھے کچھ نے قریش کو طیش دلانے کے لیے ہجویہ اشعار لکھے۔ محمد ﷺ نے ان کی ان حرکتوں پر انھیں بہت شائستگی کے ساتھ پیار اور محبت سے سمجھایا مگر وہ کہاں پیار اور محبت کی زبان سمجھتے تھے وہ اپنی لگائی بجھائی میں ویسے ہی مصروف رہے۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ "اب مرضی ہے تمھاری اب اگر مسلمانوں نے اس حرکت پر تم لوگوں کو روکا اور لڑے تو میں ان کو نہیں روکوں گا۔ پھر جو ہو اس کے تم خود ذمے دار ہو۔"

۲۔ امر لعل وسن مل ہنگورانی

ضلع نوشہرو فیروز، سندھ کے علاقے کھاہی نواب شاہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم نواب شاہ سندھ میں حاصل کی۔ ان کے والد کا نام وسن مل ہنگورانی تھا۔ ۱۹۳۰ء میں ڈی۔ جے۔ کالج سے بی۔ اے۔ کرنے کے بعد ایل-ایل-بی۔ کی سند بھی لی اور جلد ہی وکالت کے شعبے سے وابستہ ہو گئے۔

امر لعل ہنگورانی سیرت رسول کریم ﷺ پر سندھی نثر میں لکھنے والے غیر مسلم حضرات میں شامل ہیں ان کی تصنیف کردہ سیرت کی کتاب کا نام "میر محمد عربی" ہے۔ امر لعل کو سندھی زبان میں حقیقت نگاری کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔ قیام پاکستان سے قبل ان کی کہانیاں پھلواڑی، اسافر؟ مہر آن، آشا اور سندھ میں چھپ چکی تھیں۔ کہانی نویس ہونے

کے ساتھ ساتھ وہ ایک اچھے مضمون نگار بھی تھے۔ امر کی سب سے اچھی کہانی "ادو عبدالرحمان" ہے جو کہ کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔ (۱۵)

میر محمد عربی

ہندو ادیب اوردانشور امر لال وسن مل ہنگورانی کی سیرت رسول اللہ ﷺ پر لکھی ہوئی کتاب "میر محمد عربی" سندھی نثر میں لکھی ہوئی کسی بھی ہندو فرد کی دوسری کتاب ہے امر لال کی یہ کتاب پہلی بار کراؤن سائز کے ۶۴ صفحات میں برہم پٹ لائین پرنٹنگ پریس، کراچی سے چھپی مؤلف نے ذاتی خرچ سے کتاب شائع کی۔ دراصل یہ کتاب، ہنگورانی صاحب نے مختلف انگریزی کتابوں سے استفادہ کرکے لکھی تھی۔ جن کتابوں سے انھوں نے استفادہ کیا ان کا ذکر ڈاکٹر محمد ادریس سومرو صاحب اس طرح کرتے ہیں لائف محمد (غالباً لائف آف محمد از سر ولیم میور" بایوگرافی آف محمد"، "محمد پرافیٹ پول"، اور "اسپرٹ آف اسلام" مؤخر الذکر کتاب جسٹس امیر علی کی ہے۔ (۱۶)

"میر محمد عربی" پہلی بار ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد شائع ہوئی کیونکہ تقریظ میں مولانا دین محمد وفائی نے ۱۶ / ستمبر ۱۹۴۷ء لکھا ہے۔ ۱۷ مولانا دین محمد وفائی نے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے نہ صرف ان کی اس کتاب پر انھیں مبارکباد پیش کی ہے بلکہ ان کی سندھی زبان کو بھی سراہا ہے۔ ساتھ ہی وہ ان کے غیر متعصب ہونے پر بھی انھیں تحسین وآفرین سے نوازتے ہیں۔

> "**هک هندو علم ائيں قلم وارے انسان کهاں ، ان کهاں وڌيک بی کهڙی سهنی ائيں سلونی زبان جی اميدر کهی سگهجی تهی۔**"(۱۸)

یعنی "ایک ہندو علم اور قلم رکھنے والے انسان سے اس سے اور زیادہ اچھی اور عمدہ اسلوب تحریر کی کیا امید رکھنی چاہیے"۔

> **سندن جان ائيں جگر جو دشمن ابو جهل ابو سفيان جو بهين پرنيو هو۔ رسول کريم ﷺ جی برخلاف ابو جهل داچي وانگر ده هندو هو ته ابو سفيان تو دی وانگر تيرنهن هنندو هو سندن بهين ام جميل پان پنهنجی مڑس کهی رسول کريم ﷺ جی برخلاف چهيڑيندی هئی** (۱۹)
>
> "آپ ﷺ کا کٹر دشمن ابو جہل، ابو سفیان کی بہن سے عقد کیے ہوئے تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے خلاف اگر ابو جہل دشمنی میں کٹر تھا تو ابو سفیان اس سے بھی دو ہاتھ آگے تھا۔ اس کی بہن امِ جمیل رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہمیشہ اپنے شوہر کے کان بھرتی رہتی تھی۔"

۳۔ جیٹھمل پرسرام گلجرانی

دین اسلام، برہمو سماج، سناتن دھرم اور تصوف کا وسیع علم رکھنے والے ہندو وادیب اوردانش ور جیٹھمل

پرسرام گلجرانی سندھ میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ انھوں نے بہت سی کتابوں کے علاوہ حضور ﷺ کی حیات اقدس پر بھی ایک کتاب انگریزی زبان سے سندھی میں "اسلام جو پیغمبر" کے عنوان سے ترجمہ کی تھی۔ اس کے علاوہ **اوم کی کھانی، سدھیون ائیں چکر، فلاسافی چھا آھے، موت آھے ئی نہ، شاہ جون کھانیون، روح رھان کی ۲۱ جلدیں** نیز سندھ کی تاریخ اور تہذیب و تمدن پر سندھی زبان میں بہت سے مضامین و مقالات تحریر کیے ہیں۔[۲۰]

جیٹھمل پرسرام نے ۱۹۱۴ء میں "بھائی-کالاچند" کی سوانح عمری لکھ کر تصنیف و تالیف کی ابتدا کی۔[۲۱] ان کے تصنیف کردہ مضامین، جو کہ "روح رہان" کے نام سے مشہور ہیں، دراصل تصوف اور تھیوسافیکل نظریے کے باریک پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں یہ مضامین انھوں نے ۱۹۲۳ء سے ۱۹۴۴ء کے درمیان لکھے تھے۔ گلجرانی نے تصوف اور تھیاسافیکل فلسفے پر لیکچر دینے کا سلسلہ ۱۹۲۳ء سے شروع کیا جو ۱۹۴۴ء تک جاری رہا جس میں تمام مذاہب بالخصوص قرآن، گیتا، ویدانیت کے باریک مضامین کو بڑی خوبی سے پیش کیا جاتا تھا۔

جیٹھمل کی زندگی سندھی سماج کی عکاس ہے۔ ان کو تصوف اور ویدانیت پر کافی دسترس تھی۔ یہ کہنا بیجانہ ہو گا کہ وہ تصوف پر ایک یونیورسٹی تھے۔ سندھ سے محبت اس حد تک تھی کہ مرنے کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کی ارتھیاں ہندو مذہب کے رواج کے مطابق ویسے تو گنگا میں بہانی تھیں لیکن دریائے سندھ میں بہائی گئیں۔ وہ کہتے تھے کہ سندھ اور گنگا میں کچھ فرق نہیں۔ مرحوم غلام محمد بھرگڑی کے ساتھ ان کے بہت گہرے تعلقات تھے ان کے متعدد مضامین ہندو-مسلم اتحاد پر اپنی مثال آپ تھے جو کہ سندھی اور انگریزی زبان کے مختلف اخباروں میں شائع ہوتے رہے۔ انھوں نے سیاست میں بھی بھرپور حصہ لیا اور موہن داس کرم چند گاندھی کے ساتھ جیل بھی گئے۔ آپ پر مسلم صوفیہ کے کلام کا بہت گہرا اثر تھا۔ آگے چل کر اینی بلیسنت کے ساتھ ہو گئے اور تھیاسافیکل تحریک کے سرگرم رکن بن گئے اور اس تحریک اور اس کے نظریے پر متعدد لیکچر دیے۔[۲۲]

جیٹھمل ۱۸۸۵ء میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ وہ جوانی میں وادھومل چنانی کی ہندو کمار منڈلی سے بھی وابستہ رہے۔ جن میں حق، حسن اور خیر پر لیکچر وغیرہ جاتے تھے۔ جیٹھمل نے شاہ عبداللطیف، سامی، دکھیت، سچل بیکس، روحل مراد فقیر، ہندوستان کے گرونانک، بھگت کبیر، میرا ں بائی اور کالیداس کو کافی پڑھا ہوا تھا۔ مغرب میں شیکسپیئر، شیلی اور گوئٹے ان کے علاوہ فارسی کے حافظ، رومی اور خواجہ فریدالدین عطار کا بھی بڑا گہرائی سے مطالعہ کیا تھا تقابل ادیان ان کا پسندیدہ موضوع تھا، انھیں قرآن، وید گیتا، بائبل پر کمال کادرک حاصل تھا۔

گلجرانی نے جیل کی زندگی پر ایک کتاب "ترنگ جو تیرتھ" لکھی تھی اینی بلیسنت کے ساتھ منسلک ہونے کے بعد سیاست سے کنارہ کشی کی۔ کئی اخبارات واسی سندھ واسی، ماہوار روح رہان اور ہفتہ وار سندھ کا اجراان کے کارناموں میں شامل ہیں۔ ان کا ایک اہم کام سندھ ساہت سوسائٹی کے نام سے ایک ادبی ادارے کا سنگ بنیاد رکھنا ہے۔ سندھ کا یہ عظیم فرزند ے / جولائی ۱۹۴۸ء کو ممبئی میں انتقال کر گیا اس کی ارتھیاں دریائے سندھ میں بہائی گئیں۔[۲۳]

ہندو سیرت نگاروں میں ایک نام ہوت چند دے مل جگتیانی کا بھی ہے۔ ان کی ترجمہ کردہ کتاب "اسلام جو پیغمبر" (حضرت محمد صاحب جی حیاتی جو بیان)، کوڑومل سندھی ساہت منڈل حیدرآباد، سندھ سے ۱۹۳۱ء میں شائع ہوئی۔ درحقیقت یہ چھوٹی سی کتاب احمدی جماعت انجمن اشاعت اسلام کی انگریزی میں لکھی ہوئی سیرت کا ترجمہ ہے جو لاہور سے چھپا۔ حیدرآباد کے کلکٹر مسٹر جے-اے۔ تھامس نے جیل میں قیدیوں کے لیے اس کتاب سے چند چیدہ چیدہ واقعات جیل میں بند سزایافتہ قیدیوں کو سنانے کے لیے جگتیانی کو مقرر کیا تھا جس سے قیدیوں کی ذہنی کیفیت میں تبدیلی آئی اس کتاب نے جلد ہی ان جرائم پیشہ افراد کے اخلاق میں مثبت تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کیا۔[۲۴]

خلاصہ بحث

سطور بالا میں چند ہندو سیرت نگاروں کا مختصر احوال پیش کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی ایسے ہندو سندھی ادیب ہیں جنھوں نے سیرت رسول ﷺ کو بطور موضوع اختیار کیا ہے۔ اس مختصر مقالے میں تفصیل کی گنجائش نہیں تھی اسی باعث مشتے نمونہ از خروارے چند سیرت نگاروں کے تذکرے پر اکتفا کیا گیا ہے اور ان سیرت نگاروں کا یہ تذکرہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نبی مکرم ﷺ کی رحمت کا دائرہ مسلم و غیر مسلم سبھی کو محیط ہے۔ اور یہ آپ کی بے پایاں رحمت کا اعجاز ہی تو ہے جس نے غیر مسلموں کو بھی سیرت پاک کے درخشاں پہلوؤں کو حوالۂ قرطاس کرنے پر مجبور کر دیا۔ کنور مہندر سنگھ بیدی سحر نے درست کہا تھا:

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پر اجارہ تو نہیں

حوالہ جات

۱۔ سید، جی۔ ایم، جنب گذاریم جن سیں (زندگی بسر کی جن کے ساتھ)، ناشر: ناز سنائی، جی۔ ایم۔ سید اکیڈمی، سن، ضلع دادو، ۲۰۰۴ء، ص ۴۷۵

۲۔ آدوانی، بھیرومل مہرچند، سندھ جی ھندن جی تاریخ، گلشن پبلی کیشن، حیدرآباد لاڑکانہ، ۲۰۰۳ء، حصہ دوئم، ص ۱۹۵

۳۔ کھلانی، لکشمی (مرتب)، سندھی نثر جا تھنبھا، انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی، گجرات انڈیا، ص ۶۴-۶۵

۴۔ گرامی، غلام محمد، ویاسی وینجھار، سندھی ادبی بورڈ، جامشورو، جون ۱۹۹۵ء، ص ۲۵-۲۶

۵۔ جونیجو، عبدالجبار، ڈاکٹر، سندھی ادب جی مختصر تاریخ، روشنی پبلی کیشن، کنڈیارو، ۱۹۹۷ء، ص ۱۸۱

۶۔ ملکانی، منگھارام، سندھی نثر جی تاریخ، سندھی ساہت گھر، حیدرآباد، ۲۰۰۷ء ص ۴۶

۷۔ سید، جی۔ ایم۔، محولہ بالا، ص ۴۷۶

۸۔ الانا، غلام علی، ڈاکٹر، **سندھی نثر جی تاریخ**، سندھی ساہت گھر، ۱۹۹۷ء، ص ۱۹۷

۹۔ سید، جی۔ ایم۔، محولہ بالا، ص، ص ۴۷۷

۱۰۔ لاڑک، راہب علی (تحقیق مرتب)، **شاہ لطیف جا شیدائی**، حصہ اول، سمبارا پبلی کیشن، حیدرآباد، فروری ۲۰۱۶ء، ص ۱۷

۱۱۔ جگتیانی، لال چند امر دنو مل، **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سندھی ساہت گھر، حیدرآباد، ۲۰۰۷ء، ص ۴۔۵

۱۲۔ انور، محمود خالد، ڈاکٹر، **اردو نثر میں سیرت رسول**، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص ۴۶۷۔۴۷۰

۱۳۔ جگتیانی، لال چند امر دنو مل، محولہ بالا، ص ۶

۱۴۔ ایضاً، ص ۴۹

۱۵۔ انسائیکلوپیڈیا سندھیانا، سندھی لینگویج اتھارٹی، حیدرآباد جلد اول، ص ۲۷۴

۱۶۔ سومرو، محمد ادریس، السندھی، ڈاکٹر، **سندھی میں لکھیل اسلامی کتابن جو تنقیدی جائزہ**، سندھی ادبی بورڈ، جامشورو، ص ۲۵۱

۱۷۔ ہنگورانی، امر لال وسن مل، **میر محمد عربی**، سندھی ساہت گھر، حیدرآباد، مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۶

۱۸۔ ایضاً، ص ۵

۱۹۔ ایضاً، ص ۳۶

۲۰۔ گرامی، غلام محمد، **ویاسی وینجھار**، سندھی ادبی بورڈ، جامشورو، جون ۱۹۹۵ء، ص ۷

۲۱۔ جونیجو، عبد الجبار، ڈاکٹر، **کٹھمال**، انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی، یونیورسٹی آف سندھ، ۲۰۰۲ء، ص ۵۴۴

۲۲۔ گرامی، غلام محمد، محولہ بالا، ص ۵۔۶

۲۳۔ سید، جی۔ ایم۔، محولہ بالا، ص ۴۱۸۔۴۲۰

۲۴۔ جگتیانی، لال چند امر دنو مل، (مترجم)، **اسلام جو پیغمبر**، کوڑو مل سندھی ساہت منڈل، حیدرآباد، سندھ، ۱۹۳۱ء